سوال

میری ایک قریبی رشتہ دار لڑکی سے تقریبا دس برس قبل شادی ہوئی، وہ حاملہ تھی لیکن اس نے حمل ساقط ہوگیا، اس کے کچھ روز بعد ہمارے درمیان اختلاف پیدا ہوگیا، تو میں نے بیوی کو نفاس کی حالت میں ہی طلاق دے دی اور یہ تیسری طلاق تھی کیا مجھے رجوع کرنے کا حق حاصل ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اول :

حمل ساقط ہونے کے بعد آنے والے خون کی دو حالتیں ہیں :

1 اس حمل میں انسان کی خلفت واضح نہ ہوئی ہو، ت واس حالت میں حمل ساقط ہونے کے بعد آنے والا خون استحاضہ کہلائیگا، اس طرح عورت نہ تو نماز ترک کریگی اور نہ ہی روزے چھوڑے گی، اور اس حالت میں دی گئی طلاق بھی واقع ہوجائیگی، کیونکہ وہ پاک اور طاہر عورتوں کے حکم میں ہے

2 اس حمل میں انسان کی خلقت واضح ہوچکی ہو تو اس صورت میں آنے والا خون نفاس کا خون ہو ہے

اسی ویب سائٹ پر سوال نمبر (37784) اور (131275) اور (45564) کے جوابات میں انسان کی خلقت کے متعلق تفصیل سے بات کی گئی ہے آپ ان جوابات کا مطالعہ کریں

دوم :

جب کوئی شخص اپنی بیوی کو نفاس کی حالت میں طلاق دے تو کیا یہ طلاق واقع ہوگی یا نہیں ؟

اس میں اختلاف پایا جاتا ہے،جمہور علماء کرام کے ہاں یہ طلاق واقع ہوجائیگی، لیکن بعض اہل علم کہتے ہیں کہ نفاس کی حالت میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوگی،جس طرح کہ حائضہ عورت کو طلاق واقع نہیں ہوتی، اور یہی اختیار کردہ قول ہے، آپ اس سلسلہ میں سوال نمبر (146967) کے جواب کا مطالعہ کریں

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اللہ سبحانہ وتعالی نے مشروع کیا ہے کہ عورت کو نفاس اور حیض سے پاکی کی حالت میں طلاق کی جائے، اور پھر اس طہر میں بیوی سے ہم بستری بھی نہ کی گئی ہو، تو اس طہر میں دی گئی طلاق شرعی طلاق ہوگی

اس لیے اگر عورت کو حیض یا نفاس کی حالت میں یا پھر اس طہر جس میں جماع کیا گیا ہو طلاق دی جائے تو یہ طلاق بدعی کہلاتی ہے، اور علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق یہ طلاق واقع نہیں ہوگی

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جب آپ عورتوں کو طلاق دیں توانہیں ان کی عدت کے آغاز میں طلاق دیں الطلاق (1).

معنی یہ ہے کہ: وہ جماع کے بغیر پاک ہوں، اہل علم نے انہیں عدت کے لیے طلاق کے بارہ میں یہی کہا ہے، کہ وہ جماع کے بغیر پاک ہو، یا پھر حاملہ ہوں تو طلاق کی عدت یہ ہے" انتہی

دیکھیں: فتاوی الطلاق (44).

اور مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے:

طلاق بدعی کی کئی ایک انواع ہیں: ایک یہ کہ مرد اپنی بیوی کو حیض یا نفاس کی حالت میں، یا پھر اس طہر میں جس میں بیوی سے جماع کیا گیا ہو طلاق دے، صحیح یہی ہے کہ یہ طلاق واقع نہیں ہوگی" انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (58/20).

اوپر جو کچھ بیان ہوا ہے اس کی بنا پر یہ ہے کہ:

اگر آپ کی بیوی نے بچے کی خلقت واضح ہوجانے کے بعد حمل ساقط کروایا تو آپ نے اسے نفاس کی حالت میں طلاق دی، اور راجح قول کے مطابق حالت نفاس میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی، جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے

اس بنا پر یہ طلاق شمار نہیں کی جائیگی، اور آپ کو رجوع کرنے کا حق حاصل ہے

لیکن اگر خلقت واضح نہیں ہوئی تھی اور بیوی نے حمل ساقط کروادیا تو اس سے آنے والا خون استحاضہ کا خون ہے اور استحاضہ والی عورت کو دی گئی طلاق واقع ہوجاتی ہے

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

148807